



کلاس: 12th

مضمون: اردو

سبق 9: مولانا ظفر علی خان

چراغ حسن حسرت (1902ء تا 1955ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. مصنف کس اخبار کے دفتر میں کام کر رہا تھا؟

(ا) زمیندار

(ب) نئی دنیا

(ج) سیاست

(د) انقلاب

2. مولانا ظفر علی خاں کے آنے کی اطلاع کس نے دی؟

(ا) چچا صدیق

(ب) ایک کارکن نے

(ج) مولانا شائق احمد عثمانی

(د) قاضی احسان اللہ

3. مولانا شائق احمد عثمانی نے کس نام سے تعارف کروایا؟

(ا) زمیندار صاحب

(ب) آل انڈیا لیڈر

(ج) مولانا ظفر علی خان ✓

(د) مدیرِ زمیندار

4. نئی دنیا کا دفتر کہاں واقع تھا؟

(ا) انار کلی

(ب) مال روڈ

(ج) چونا گلی ✓

(د) ریگل چوک

5. نئی دنیا کے دفتر کے قریب کون سا پریس تھا؟

(ا) زمیندار پریس

(ب) عصرِ جدید پریس ✓

(ج) سیاست پریس

(د) انقلاب پریس

6. مولانا ظفر علی خان کی توند کے بارے میں مصنف کا ابتدائی خیال کیا تھا؟

(ا) بہت زیادہ ہوگی

(ب) بالکل نہ ہوگی

(ج) معمولی ہوگی

(د) بڑی توند ہوگی

7. مولانا ظفر علی خاں کو دیکھ کر مصنف کو کس بات پر حیرت ہوئی؟

(ا) لباس پر

(ب) آواز پر

(ج) توند نہ ہونے پر

(د) داڑھی پر

8. مولانا کس موضوع پر بات شروع کر دیتے تھے؟

(ا) شاعری

(ب) تاریخ

(ج) سیاست

(د) فلسفہ

9. مولانا کن سیاسی موضوعات پر گفتگو کرتے تھے؟

(ا) خلافت تحریک

(ب) سائمن کمیشن اور راؤنڈ ٹیبل کانفرنس

(ج) تحریکِ پاکستان

(د) مسلم لیگ

10. مصنف کس طرف گفتگو لے جانا چاہتا تھا؟

(ا) سیاست

(ب) صحافت

(ج) شاعری و ادب

(د) تاریخ

11. مولانا کن کی حمایت کے حامی تھے؟

(ا) کانگریس

(ب) مسلم لیگ

(ج) سائمن کمیشن سے تعاون

(د) خلافت تحریک

12. مصنف نے گفتگو میں کس شاعر کا نام لیا؟

(ا) اقبال

(ب) میر

(ج) غالب

(د) سودا

13. مولانا نے جواب میں کس کا ذکر شروع کیا؟

(ا) میر

(ب) غالب

(ج) بالڈون / برکن بیڈ

(د) اقبال

14. لاہور میں مصنف نے کہاں قیام کیا؟

(ا) نئی دنیا

(ب) سیاست

(ج) زمیندار کے دفتر میں

(د) مسلم لیگ آفس

15. مولانا مصنف کو کس وقت سیر کے لیے لے جانا چاہتے تھے؟

(ا) شام

(ب) دوپہر

(ج) پچھلے پھر

(د) صبح

16. قاضی احسان اللہ نے کس بات سے منع کیا تھا؟

(ا) شاعری کرنے سے

(ب) سیاست سے

(ج) مولانا کے ساتھ سیر سے

(د) اخبار میں کام سے

17. مولانا سیر کے دوران کیا کرتے تھے؟

(ا) آہستہ چلتے

(ب) میلوں دوڑتے تھے

(ج) گھوڑ سواری

(د) مطالعہ

18. مصنف نے سیر سے بچنے کے لیے کیا بہانہ بنایا؟

(ا) کام کا

(ب) سفر کا

(ج) بیماری کا

(د) نیند کا

19. مولانا کس وجہ سے توند سے محروم تھے؟

(ا) بیماری

(ب) کم کھانا

(ج) ورزش اور دوڑ

(د) غربت

20. مولانا کون کون سی جسمانی مشقیں کرتے تھے؟

(ا) صرف دوڑ

(ب) کشتی، مگدر، نیزہ بازی

(ج) تیراکی

(د) یوگا

21. مولانا نے کس شہر میں فوجی ملازمت کی؟

(ا) لاہور

(ب) دہلی

(ج) حیدرآباد

(د) لکھنؤ

22. فوجی ملازمت سے استعفیٰ کیوں دیا؟

(ا) بیماری

(ب) تنخواہ کم

(ج) افسر سے نباہ نہ ہوا

(د) شاعری کے شوق میں

23. بعض لوگ مولانا کی شاعری پر کیا اعتراض کرتے تھے؟

(ا) زبان مشکل ہے

(ب) خیالات کمزور ہیں

(ج) عشق کے جذبات کم ہیں

(د) وزن درست نہیں

24. مصنف نے تنقید کا جواب کیسے دیا؟

(ا) بحث کر کے

(ب) نظم سنا کر

(ج) اشعار پڑھ کر

(د) خاموشی اختیار کر کے

25. دیا گیا شعر کس کا تھا؟

”سلیقہ مے کشی کا ہو تو...“

(ا) غالب

(ب) میر

(ج) شاد

(د) مولانا ظفر علی خاں

26. مولانا کی شاعری کی خاص بات کیا تھی؟

(ا) مشکل زبان

(ب) کم وقت میں کہنا

(ج) طویل نظمیں

(د) فلسفیانہ انداز

27. "پتھر نکال، ہمسر نکال" میں کتنے اشعار ہیں؟

(ا) 10

(ب) 12

(ج) 17

(د) 20

28. مولانا ایک نظم عموماً کتنے وقت میں لکھ لیتے تھے؟

(ا) کئی دن

(ب) ایک دن

(ج) ایک گھنٹہ

(د) آدھا گھنٹہ یا کم

29. مولانا کے دفتر میں ہونے سے کیا کیفیت رہتی تھی؟

(ا) خاموشی

(ب) اداسی

(ج) چہل پہل اور شور

(د) خوف

30. مولانا کس چیز کا خاص خیال رکھتے تھے؟

(ا) اشتہارات

(ب) اخبار کی زبان و کتابت

(ج) سیاست

(د) تصاویر

31. مولانا کاتبوں پر کیوں ناراض ہوتے تھے؟

(ا) سستی پر

(ب) غلطیوں پر

(ج) بدتمیزی پر

(د) غیر حاضری پر

32. قرآن کی آیت کی غلطی پر مولانا کا ردِ عمل کیا ہوتا؟

(ا) نظر انداز

(ب) اصلاح

(ج) شدید غصہ

(د) خاموشی

33. مولانا اخبار بند کرنے کی دھمکی کیوں دیتے تھے؟

(ا) کمی کاغذ

(ب) غلط زبان و کتابت

(ج) مالی نقصان

(د) سیاسی دباؤ

34. مولانا اچھے کام پر کیا کرتے تھے؟

(ا) تنقید

(ب) خاموشی

(ج) تعریف اور انعام

(د) مذاق

35. مصنف نے کس صنف میں لکھا جس پر مولانا خوش ہوئے؟

(ا) افسانہ

(ب) نظم

(ج) فکایات

(د) مضمون

36. مولانا نے انعام کس طرح دیا؟

(ا) چیک

(ب) وعدہ

(ج) بٹوا نکال کر

(د) سند

37. لوگ مولانا کے بارے میں کیا دعا کرتے تھے؟

(ا) صحت کی

(ب) کامیابی کی

(ج) کہیں دور چلے جائیں

(د) ترقی کی

38. یہ تحریر کس کتاب سے ماخوذ ہے؟

(ا) آبِ حیات

(ب) خاکے

(ج) مردم دیدہ

(د) دھنک پر قدم

39. اس سبق کا اسلوب کیا ہے؟

(ا) سنجیدہ

(ب) خطیبانہ

(ج) طنزیہ و مزاحیہ

(د) داستانوی

40. مولانا ظفر علی خاں کی شخصیت کس طور پیش کی گئی ہے؟

(ا) صرف سیاست دان

(ب) صرف شاعر

(ج) ہمہ جہت، متحرک اور باعمل شخصیت ✓

(د) گوشہ نشین عالم

❖ خلاصہ: مولانا ظفر علی خاں

یہ مضمون مولانا ظفر علی خاں کی ہمہ جہت شخصیت کو نہایت دل چسپ، طنزیہ اور محبت بھرے انداز میں پیش کرتا ہے۔ مصنف اپنے ذاتی مشاہدات اور واقعات کے ذریعے مولانا کا ایسا جیتا جاگتا خاکہ کھینچتا ہے جو قاری کے ذہن میں ہمیشہ کے لیے نقش ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مصنف پہلی مرتبہ مولانا ظفر علی خاں سے اخبار نئی دنیا کے دفتر میں ملاقات کرتا ہے۔ مولانا کی ظاہری شکل و صورت مصنف کی توقعات کے بالکل برعکس ہوتی ہے، جس پر وہ حیران بھی ہوتا ہے اور بعد میں اس حیرت کی وجہ بھی سمجھ آ جاتی ہے۔ مولانا کی گفتگو کا مرکز ہمیشہ سیاست، آزادی کی جدوجہد اور قومی مسائل رہتے ہیں، جب کہ مصنف ادب و شاعری کی طرف بات لے جانا چاہتا ہے، مگر ہر بار مولانا سیاست کی طرف پلٹا دیتے ہیں۔ اس سے مولانا کی سیاسی وابستگی اور سنجیدگی نمایاں ہوتی ہے۔

لاہور میں قیام کے دوران ایک واقعہ کے ذریعے مولانا کی صحت، نظم و ضبط اور جسمانی مشقوں کا حال سامنے آتا ہے، جہاں مصنف ان کے ساتھ صبح کی سیر سے بچنے کے لیے بیماری کا بہانہ بنا لیتا ہے۔ بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ مولانا نہایت فعال، ورزش کے شوقین، دوڑنے، مگدر ہلانے، نیزہ بازی اور دیگر جسمانی کھیلوں میں ماہر تھے، اسی لیے وہ توند سے محروم رہے۔

مضمون میں مولانا کی شاعری پر ہونے والی تنقید کا ذکر بھی آتا ہے، جس کا جواب مصنف عملی مثالوں کے ذریعے دیتا ہے اور ثابت کرتا ہے کہ مولانا نہ صرف زبان و بیان کے استاد تھے بلکہ ان کے اشعار میں گہرا جذبہ اور تاثیر بھی موجود تھی۔ مولانا کی ایک خاص خوبی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بہت کم وقت میں بہترین نظمیں کہہ لیتے تھے، بغیر کسی ذہنی الجھن یا مصنوعی تکلف کے۔

آخر میں مولانا کے مدیرانہ مزاج کا ذکر ہے۔ وہ اخبار کی زبان، کتابت اور معیار پر کوئی سمجھوتا نہیں کرتے تھے۔ ذرا سی غلطی پر پورا دفتر سر پر اٹھا لیتے، کاتبوں اور ایڈیٹروں کی خوب خبر لیتے، مگر ساتھ ہی اچھا لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی بھی کرتے اور انعام دیتے تھے۔ یوں یہ مضمون مولانا ظفر علی خاں کو ایک جری صحافی، فعال رہنما، قادر الکلام شاعر، سخت گیر مگر دل کے نرم مدیر اور ایک زندہ دل انسان کے طور پر پیش کرتا

سیاق و سباق اور تشریح: 

پیراگراف نمبر 1: 

مصنف نئی دنیا کے دفتر میں کام کر رہا ہوتا ہے کہ مولانا ظفر علی خاں کی آمد کی خبر ملتی ہے۔ دفتر چوننا گلی میں واقع ایک چھوٹے سے مکان میں تھا جہاں ایک طرف اخبار کا دفتر اور دوسری طرف مولانا شائق احمد عثمانی اپنے اہل خانہ اور عربی کتب کے ساتھ رہتے تھے۔ یہ جگہ علمی، ادبی اور مزاحیہ سرگرمیوں کا مرکز تھی، مگر یہ محفل زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکی۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف مضمون "مولانا ظفر علی خاں" سے لیا گیا ہے جس میں مصنف نے اس زمانے کا نقشہ کھینچا ہے جب وہ اخبار نئی دنیا کے دفتر میں کام کر رہا تھا۔ اس حصے میں مصنف نے دفتر کے محل وقوع، اندرونی ماحول اور وہاں موجود ادبی و علمی فضا کا تعارف کرایا ہے۔ اسی پس منظر میں مولانا ظفر علی خاں کی آمد کی خبر ملتی ہے جو آگے چل کر پورے مضمون کی بنیاد بنتی ہے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنف اخبار نئی دنیا کے دفتر کی ایک جیتی جاگتی تصویر پیش کرتا ہے۔ دفتر چوننا گلی میں ایک چھوٹے سے مکان میں قائم تھا جہاں ایک طرف صحافتی سرگرمیاں جاری رہتی تھیں اور دوسری طرف مولانا شائق احمد عثمانی اپنے اہل و عیال اور عربی کی ضخیم کتابوں کے ساتھ مقیم تھے۔ یہ جگہ صرف ایک دفتر نہیں بلکہ علم، ادب، مزاح اور فکری گفتگو کا مرکز تھی۔ مصنف نے اسے ایک ایسی محفل کے طور پر پیش کیا ہے جہاں سنجیدگی اور خوش مزاجی ساتھ ساتھ چلتی تھیں۔ تاہم افسوس کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ یہ ادبی و صحافتی محفل زیادہ عرصہ برقرار نہ رہ سکی اور جلد ہی ختم ہو گئی، جس سے مصنف کے دل کی حسرت اور ماضی کی یاد جھلکتی ہے۔

مصنف نے مولانا کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، صرف تصویریں دیکھی تھیں۔ وہ سمجھتا تھا کہ ایک آل انڈیا لیڈر کی حیثیت سے مولانا کی توند ضرور بڑی ہوگی، مگر حقیقت اس کے برعکس نکلی۔ نہ توند تھی نہ عمامہ، جس پر مصنف کو حیرت ہوئی اور بعد میں اس کی وجہ بھی سامنے آ گئی۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف مضمون "مولانا ظفر علی خاں" سے ماخوذ ہے۔ اس حصے میں مصنف مولانا ظفر علی خاں سے اپنی پہلی ملاقات کا ذکر کرتا ہے۔ مصنف نے اس ملاقات کے ذریعے مولانا کی ظاہری شخصیت کے بارے میں اپنے پہلے سے قائم شدہ خیالات اور اصل حقیقت کے درمیان فرق کو نمایاں کیا ہے۔

تشریح:

مصنف بیان کرتا ہے کہ اس نے مولانا ظفر علی خاں کو اس سے پہلے کبھی بالمشافہ نہیں دیکھا تھا بلکہ صرف تصویروں کے ذریعے جانتا تھا۔ انہی تصویروں کی بنیاد پر اس کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ چونکہ مولانا ایک بڑے سیاسی رہنما ہیں، اس لیے ان کی جسمانی ساخت بھی روایتی مولویانہ انداز کی ہوگی، یعنی بڑی توند اور عمامہ۔ مگر جب مولانا حقیقت میں سامنے آئے تو یہ تمام اندازے غلط ثابت ہوئے۔ نہ ان کے جسم پر توند تھی اور نہ ہی سر پر عمامہ، جس پر مصنف کو حیرت ہوئی۔ بعد میں مصنف کو معلوم ہوا کہ مولانا کی سادہ اور چاق و چوبند جسمانی ساخت ان کی مسلسل ورزش اور سخت معمولاتِ زندگی کا نتیجہ تھی۔ اس پیراگراف میں مصنف نے مزاحیہ انداز میں یہ حقیقت واضح کی ہے کہ ظاہری شکل و صورت اکثر انسان کے اصل مزاج اور کردار کی صحیح عکاسی نہیں کرتی۔

مولانا ظفر علی خاں آتے ہی سائمن کمیشن، آئینی اصلاحات اور مکمل آزادی جیسے سیاسی موضوعات پر گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ مولانا شائق احمد عثمانی سائمن کمیشن کے حامی تھے، اس لیے دونوں کے درمیان بحث چھڑ جاتی ہے، جبکہ مصنف کو اس سیاسی بحث میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہوتی۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف مضمون "مولانا ظفر علی خاں" سے لیا گیا ہے۔ اس حصے میں مولانا ظفر علی خاں کی سیاسی سوچ اور ان کی قومی جدوجہد کو نمایاں کیا گیا ہے۔ مصنف نے اس موقع پر مولانا شائق احمد عثمانی اور مولانا ظفر علی خاں کے درمیان سیاسی اختلافِ رائے کا ذکر کیا ہے جس سے اس دور کے سیاسی حالات کا اندازہ ہوتا ہے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنف بیان کرتا ہے کہ مولانا ظفر علی خاں جہاں بھی تشریف لاتے، وہاں فوراً سیاسی گفتگو کا آغاز کر دیتے تھے۔ ان کی گفتگو کا مرکز سائمن کمیشن، ہندوستان کی آئینی اصلاحات اور مکمل آزادی جیسے اہم قومی مسائل ہوتے تھے۔ دوسری طرف مولانا شائق احمد عثمانی اس وقت سائمن کمیشن سے تعاون کے حامی تھے، اسی وجہ سے دونوں کے درمیان اس موضوع پر بحث شروع ہو جاتی تھی۔ یہ بحث دراصل اس دور کے سیاسی اختلافات کی عکاس تھی۔ مصنف چونکہ زیادہ تر ادب اور مزاح سے دلچسپی رکھتا تھا، اس لیے اسے اس سیاسی بحث میں کوئی خاص دل چسپی محسوس نہیں ہوتی۔ اس طرح مصنف نے اس پیراگراف میں مولانا ظفر علی خاں کی سیاست سے گہری وابستگی اور اپنی ذاتی رغبت کے فرق کو واضح کیا ہے۔

ادب اور سیاست کی کشمکش
مصنف چاہتا ہے کہ گفتگو شعر و ادب کی طرف آئے، مگر مولانا سیاست پر ہی
بات کرتے رہتے ہیں۔ مصنف غالب اور میر کا ذکر کرتا ہے اور مولانا برکن ہیڈ
اور سائمن کا۔ اس کشمکش میں آخر کار مولانا کی بات مان لی جاتی ہے اور سب
خاموشی سے سیاسی گفتگو سننے لگتے ہیں۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف مضمون "مولانا ظفر علی خان" سے لیا گیا ہے۔ اس حصے میں
مصنف نے مولانا ظفر علی خان کی گفتگو کے رجحان اور اپنی ادبی دلچسپی
کے درمیان فرق کو بیان کیا ہے۔ اس واقعے کے ذریعے اس دور میں ادب اور
سیاست کے باہمی تصادم کی تصویر پیش کی گئی ہے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنف بتاتا ہے کہ وہ مولانا ظفر علی خان سے گفتگو کو
شعر و ادب کی طرف موڑنا چاہتا تھا، کیونکہ اسے غالب اور میر جیسے شعرا
سے خاص لگاؤ تھا۔ اس کے برعکس مولانا ہر موضوع کو سیاست کی طرف
لے جاتے تھے اور برکن ہیڈ اور سائمن جیسے سیاسی رہنماؤں کا ذکر شروع کر
دیتے تھے۔ یوں دونوں کے درمیان ادب اور سیاست کی ایک دلچسپ کشمکش
پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ کشمکش کافی دیر تک جاری رہتی ہے، مگر آخر کار مولانا
کی سیاسی گفتگو غالب آ جاتی ہے اور سب لوگ ادب کی بات چھوڑ کر خاموشی
سے سیاسی مسائل سننے لگتے ہیں۔ اس سے مولانا کی سیاسی سنجیدگی اور
قومی مسائل سے گہری وابستگی واضح ہوتی ہے، جبکہ مصنف کی ادبی طبیعت
بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔

پیراگراف نمبر 5:

لاہور میں زمیندار کے دفتر میں قیام کے دوران ایک رات مولانا مصنف کو سیر کے لیے اٹھاتے ہیں۔ مصنف کو پہلے ہی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا بہت لمبی دوڑ لگاتے ہیں، اس لیے وہ بیماری کا بہانہ بنا لیتا ہے۔ یہ تدبیر کامیاب ہو جاتی ہے اور مولانا ہمدردی کے ساتھ واپس چلے جاتے ہیں۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف مضمون "مولانا ظفر علی خاں" سے لیا گیا ہے۔ اس حصے میں مصنف نے لاہور میں اخبار زمیندار کے دفتر میں قیام کے دوران پیش آنے والے ایک دلچسپ اور مزاحیہ واقعے کو بیان کیا ہے، جس سے مولانا ظفر علی خاں کی عادات اور مصنف کی کیفیت واضح ہوتی ہے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنف بیان کرتا ہے کہ لاہور میں قیام کے دوران ایک رات پچھلے پہر مولانا ظفر علی خاں اسے سیر کے لیے جگاتے ہیں۔ مصنف پہلے ہی جانتا تھا کہ مولانا صبح سویرے نہر کے کنارے میلوں دوڑ لگاتے ہیں، اس لیے وہ سخت گھبرا جاتا ہے۔ اپنی کمزوری اور تھکن کے خوف سے وہ بیماری کا بہانہ بنا لیتا ہے اور بخار، درد اور قولنج کا ذکر کر کے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ یہ تدبیر کامیاب ہو جاتی ہے۔ مولانا اس پر ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں، علاج کے متعلق مشورے دیتے ہیں اور واپس چلے جاتے ہیں۔ اس واقعے سے ایک طرف مولانا کی صحت مندانہ زندگی کا انداز ظاہر ہوتا ہے اور دوسری طرف مصنف کا مزاحیہ اور انسانی پہلو نمایاں ہوتا ہے۔

پیراگراف نمبر 6:

بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ مولانا صرف دوڑ ہی نہیں لگاتے بلکہ مگدر ہلاتے، نیزہ بازی، گھڑسواری، کشتی اور نشانہ بازی میں بھی ماہر ہیں۔ حیدرآباد میں ملازمت کے دوران وہ کچھ عرصہ فوج میں بھی رہے اور اپنی جسمانی صلاحیتوں سے سب کو متاثر کیا۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف مضمون "مولانا ظفر علی خان" سے لیا گیا ہے۔ اس حصے میں مولانا کی جسمانی سرگرمیوں اور فٹنس کے پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ مصنف کے پہلے تاثرات اور مولانا کی شخصیت کے مکمل ادراک کے درمیان فرق کو واضح کرتا ہے۔

تشریح:

مصنف بیان کرتا ہے کہ مولانا ظفر علی خان صرف دوڑنے یا صبح کی ورزش تک محدود نہیں تھے بلکہ ان کی دلچسپیاں اور مہارتیں مختلف جسمانی سرگرمیوں تک پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ مگدر ہلاتے، نیزہ بازی کرتے، گھڑسواری کرتے، کشتی اور نشانہ بازی میں بھی ماہر تھے۔ حیدرآباد میں ملازمت کے دوران انہوں نے کچھ عرصہ فوج میں بھی گزارا، جہاں اپنی جسمانی صلاحیتوں سے سب کو متاثر کیا۔ اس پیراگراف سے مولانا کی مضبوط جسمانی قوت، چاق و چوبند طبیعت اور سرگرم رہنے کے عزم کا پتہ چلتا ہے، اور یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی جسمانی تربیت ان کی قیادت اور شخصی اثر و رسوخ کا بھی حصہ تھی۔

پیراگراف نمبر 7:

کچھ لوگ مولانا کی شاعری کو جذبات سے خالی قرار دیتے ہیں، مگر مصنف مثالوں کے ذریعے ثابت کرتا ہے کہ مولانا اعلیٰ درجے کے شاعر ہیں۔ جب ان کا شعر سنایا جاتا ہے تو ناقد بھی مان لیتا ہے کہ ایسا شعر کہنے والا یقیناً بڑا شاعر ہوتا ہے۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف مضمون "مولانا ظفر علی خان" سے لیا گیا ہے۔ اس حصے میں مولانا کی شاعری اور اس پر بعض لوگوں کے اعتراضات کا ذکر ہے۔ مصنف نے مولانا کے ادبی مقام اور ان کی شاعری کی حقیقت کو واضح کرنے کے لیے اپنے مشاہدات اور مثالوں کا سہارا لیا ہے۔

تشریح:

مصنف بیان کرتا ہے کہ بعض لوگ مولانا کی شاعری کو جذباتی گہرائی سے خالی قرار دیتے ہیں اور ان پر تنقید کرتے ہیں۔ تاہم مصنف خود مولانا کی شاعری کا مشاہدہ کرتا ہے اور مثالیں دے کر ثابت کرتا ہے کہ مولانا ایک اعلیٰ درجے کے شاعر ہیں۔ جب مولانا کا شعر سنایا جاتا ہے تو ناقد بھی مجبور ہو کر تسلیم کرتا ہے کہ جو شخص ایسا شعر کہہ سکتا ہے وہ یقیناً بڑا شاعر ہے۔ اس پیراگراف سے مولانا کی ادبی قابلیت، شعری استعداد اور ادبی دنیا میں ان کے مقام کا اندازہ ہوتا ہے۔ نیز یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقی مہارت اور تخلیقی صلاحیت صرف مشاہدہ اور تجربے سے پہچانی جا سکتی ہے، نہ کہ صرف ظاہری تنقید سے۔

■ پیراگراف نمبر 8:

مولانا ظفر علی خاں کو اخبار کی زبان، کتابت اور صحتِ تحریر کا بہت خیال تھا۔ دفتر میں ان کی موجودگی میں شور مچ جاتا تھا۔ غلطیوں پر سخت ناراض ہوتے، کاپیاں جلانے اور اخبار بند کرنے تک کی بات کر دیتے تھے۔ ان کی سختی دراصل صحافت کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھنے کے لیے ہوتی تھی۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف مضمون "مولانا ظفر علی خاں" سے لیا گیا ہے۔ اس حصے میں مولانا کی صحافتی ذمہ داری اور دفتر میں ان کے نظم و ضبط کو اجاگر کیا گیا ہے۔ مصنف نے بتایا ہے کہ مولانا صرف سیاسی یا ادبی شخصیت ہی نہیں بلکہ ایک سخت گیر اور اصول پسند صحافی بھی تھے۔

تشریح:

مصنف بیان کرتا ہے کہ مولانا ظفر علی خاں اخبار کی زبان، کتابت اور عبارت کی صحت کے حوالے سے بہت حساس تھے۔ جب وہ دفتر میں موجود ہوتے، تو معمولی غلطیوں پر بھی شور مچ جاتا تھا۔ کاپیوں میں غلطی دیکھ کر وہ سخت ناراض ہو جاتے، اور کبھی کبھار کاپیاں جلانے یا اخبار بند کرنے کا اعلان کر دیتے تھے۔ ان کی یہ سختی کسی ذاتی غرور یا بے صبری کی وجہ سے نہیں بلکہ صحافت کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنے اور قاری کو درست اور معتبر مواد فراہم کرنے کے لیے تھی۔ اس پیراگراف سے مولانا کی اصول پرستی، ذمہ داری اور معیار پسندی واضح ہوتی ہے، اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صرف لیڈر یا شاعر ہی نہیں بلکہ ایک مثالی صحافی بھی تھے۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2026 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.

